126051-کافرہ عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا

سوال

ایک شخص نے کافرہ لڑکی سے زنا کا ارتکاب کیا اور اب وہ اس لڑکی کے ساتھ مرتبط ہے، یہ لڑکی اب تک مسلمان نہیں ہوئی، کیا یہ شخص منافق شمار ہوگا کیونکہ وہ ایک مسلمان خاندان کی طرف منسوب ہے اور اس کی بیوی غیر مسلم ہے ؟

پسندیدہ جواب

زنا کبیرہ گناہ ہے اور اس کے مرتکب شخص اللہ سبحانہ وتعالی نے المناک عذاب کی وعید سنائی ہے، اس لیے جو شخص بھی اس گناہ کا مرتکب ٹھرے اسے اس سے سچی و پکی توبہ کرنی چاہیے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، حالانکہ وہ اس کی توبہ سے غنی ہے.

اس لیے اس شخص کو اپنے گناہ سے توبہ کرنی چاہیے، اور اس کو اپنے کیے پر شدید قسم کی ندامت بھی کرنا ہوگی اور عزم کرے کہ آئندہ وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کریگا.

اور اس نے جو زنا کے بعد اس سے شادی کرنے کا عمل کیا ہے اس کے متعلق گزارش ہے کہ :

اگر تو اس نے اپنے اس فعل پر توبہ نہیں کی، اور نہ ہی اس عورت سے زانیہ کا نام دور ہوا ہے تو ان دونوں کا نکاح صحیح نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کافر عورتوں میں سے عفت و عصمت نہ رکھنے والی عورت سے شادی کرنا حرام کیا کیونکہ وہ عفت و عصمت کی مالک نہیں، حتی کہ اگر مرد نے خود توبہ کر لی ہو اور رجوع کر لیا ہو.

جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ابھی تک توبہ نہیں تو پھر کیا حالت ہوگی ؟!

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{سب پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں ان کی پاکبازدامن عورتیں بھی حلال ہیں، جبکہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ ان سے باقاعدہ نکاح کرو، یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو، یا پھر پوشیدہ بدکاری کرو، منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہیں} المائدۃ (5).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : **{اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے قبل کتاب دی گئی}**.

ایک قول ہے کہ : اس سے آزاد پاکدامن عورتیں مراد ہیں لونڈیاں نہیں، اسے ابن جریر نے مجاہد سے بیان کیا ہے، اور مجاہد کا کہنا ہے کہ : المحصنات : آزاد عورتیں ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ مراد ہو جو اس نے بیان کیا ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ آزاد سے مراد عفیف و پاکدامن عورتیں مراد ہیں، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں مجاہد سے مروی ہے.

اور یہاں جمہور کا قول بھی یہی ہے،
اور یہی بہتر ہے تا کہ اس میں یہ جمع نہ ہو جائے کہ وہ ذمی بھی ہی اور اس کے ساتھ عفت و عصمت کی مالک بھی نہ ہو، تو اس طرح اس کی بالکل ہی حالت خراب ہو.

اور اس کے خاوند کے وہ کچھ حاصل ہو جو ایک مثال میں کہا گیا ہے : "حشفا و سوء کیلۃ" یہ مثال اس کے لیے بیان کی جاتی ہے جس میں دونوں غلط چیزیں جمع ہو جائیں.

آیت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ محصنات سے مراد زنا سے پاک عفت و عصمت والی عورت ہے، جیسا کہ دوسری آیت میں ہے :

{وہ عفت و عصمت کی مالک ہوں اور نہ تو اعلانیہ زنا کرنے والی ہوں اور نہ ہی پوشیدہ دوستیاں لگانے والیاں} النساء (25).

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (42/3).

اور پھر یہ حکم صرف اہل کتاب کی کافر
عورتوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ یہ اسی طرح مسلمان عورت کو بھی اس وقت شامل ہو گا جب
وہ زانیہ ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے
محصنات سے مراد عفت و عصمت والی ہونے کی وجہ سے آزاد عورتوں کا معنی کرنے کی مخالف
نہیں کی کیونکہ احصان میں عفت کا معنی پایا جاتا ہے اور انہوں نے اس کے متعلق بحث
کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے :

"اور جب اللہ سبحانہ و تعالی نے
مسلمانوں اور اہل کتاب میں سے صرف محصنات سے نکاح کرنا مباح کیا ہے، تو پھر زانیہ
محصن نہیں اس لیے اللہ تعالی نے ان سے نکاح بھی مباح نہیں کیا"

دیکھیں : مجموع الفتاوی (121/32–
122).

اور شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"اور فاجر قسم کی عورتیں جو عفت و
عصمت کی مالک نہ ہوں ان سے نکاح کرنا مباح نہیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا پھر کتابی
عورتیں، حتی کہ وہ توبہ نہ کر لیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{زانی مرد زانی یا مشرک عورت کے
علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا}.

دیکھیں : تفسیر السعدی (221).

مزید آپ سوال نمبر (
85335) اور (
96460) اور (

104492) کے جوابات کا مطالعہ ضرور
کریں.

اس لیے اس مسلمان شخص پر نکاح فسخ
کرنا واجب ہے، اور اس کو چاہیے کہ وہ اس عورت سے دور ہو جائے، حتی کہ جب تک وہ
دونوں توبہ نہیں کر لیتے، اور اگر وہ توبہ کر لیں تو پھر شرعی طور پر شادی کی شروط
کی موجودگی میں ان کا نکاح ممکن ہو سکتا ہے.

اس کے ساتھ ساتھ ہم اگر نکاح فسخ
کر کے توبہ کر لے اس کو اس عورت سے شادی کرنے کی نصیحت نہیں کرتے چاہے وہ عورت
توبہ بھی کر لے.

اور کتابی عورت کے ساتھ نکاح کرنے
والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کتابی عورت کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرے، اور
وہ شخص کتابی عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے منافق شمار نہیں کیا جائیگا، چاہے کتابی
عورت اپنے دین پر ہی باقی رہے، یہ مباح امر ہے.

ہم نے اہل کتاب کی عورتوں کے ساتھ
مسلمان شخص کے نکاح کرنے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا سوال نمبر (
20227) کے جواب میں تفصیلی بیان
کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں، کیونکہ یہ اہم ہے.

واللہ اعلم.